Regd. No. L. 5254 بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہِ یُؤتیہِ مَن یَشاءُ · عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقامًا مَحمُودًا

الفضل

روزنامہ لاہور (پاکستان)
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم :- یکشنبہ
۲۱ شوال سنہ ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
فی پرچہ ار
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍

جلد ۳۸/۴ | ۶ ظہور ۱۳۲۹ ہش | ۶ اگست ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۸۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ اگست۔ صاحبزادہ حضرت شریفہ احمد سلمہ کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بعض وقت دو سو تک پہنچ جاتا ہے۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

لاہور ۵ اگست۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج خدا کے فضل سے بخار نسبتاً کم رہا۔ لیکن باقی حالت بدستور ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مکرم نواب صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جاوے۔

اگلے ہفتے ہندوستان سے تجارتی وفد پاکستان آئے گا

کراچی ۵ اگست۔ خبر ملی ہے کہ اگلے ہفتے ہندوستان سے ایک تجارتی وفد پاکستان کے نمائندوں سے تجارتی معاہدے کی بات چیت کرنے کے لئے آئے گا۔ یہ وفد پہلے معاہدے کے عمل درآمد کا جائزہ بھی لیگا جس کی میعاد ایک ماہ بڑھا دی گئی ہے۔ امید ہے اس نئی کانفرنس میں دونوں ملکوں کے رُکے ہوئے مال کے متعلق بھی بات چیت ہوگی اور دفعہ ہ کے متعلق بھی غور کیا جائے گا۔ جس کی رو سے بعض اشیاء کی آزادانہ تجارت کی اجازت ہے۔ لہٰذا ممکن بعض اور اشیاء کی اجازت بھی عام کر دی جائے۔

پٹ سن کی فصل کا پہلا تخمینہ

کراچی ۵ اگست پٹ سن کی فصل کے متعلق پہلے تخمینے کے مطابق امسال یہ فصل ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ رقبے پر بوئی جائے گی۔ گزشتہ سال ۱۸ لاکھ ۸۳ ہزار چار سو ایکڑ رقبے پر فصل بونے کی اجازت دی گئی ہے گویا بحیثیت مجموعی امسال ۸-۳۱ فی صدی کی کمی ہوگی۔ یہ کمی وقت پر بارشیں نہ ہونے اور بے وقت زیادہ بارشیں اور ژالہ باری ہونے کی وجہ سے ہوئی۔

شمالی کوریا کی فوجوں نے دریائے ناک ٹانگ عبور کر لیا

ٹوکیو ۵ اگست کوریا کے محاذ جنگ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ان سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی کوریا کی فوجیں ایک بہت بڑے حملے کی تیاری کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان کے مطابق شاید اشتراکیوں کی امریکی فوجوں کو سمندر میں دو طرف سے دھکیلنے کی آخری کوشش ہو امریکی موجوں نے ٹائیگو کے سامنے جو دفاعی مورچے بنائے ہیں۔ شمالی کوریا والوں نے اس کے سامنے اپنے پورے ۳ ڈویژن اتار دئیے ہیں اور جنوب کی طرف اہم کلیدی بندرگاہ پوسان پر حملے کے لئے ۲۵ ہزار سپاہی جمع کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی چھٹی اور چوتھی ڈویژن کو کمک پہنچ گئی ہے۔ دوسری طرف جنوبی کوریا کی فوجیں یانگ ڈاک پر حملہ کرنے کے لئے اپنی صفیں از سر نو درست کر رہی ہیں۔ اور انہیں امریکی رسد اور سامان بدستور پہنچ رہا ہے بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق اس وقت اتحادیوں کے پاس کافی ریزرو دستے موجود ہیں۔ آج امریکی وزارت خارجہ کا ایک ماہر واشنگٹن سے ٹوکیو روانہ ہو گیا۔ برطانیہ کے ایئر وائس مارشل بھی جنرل میکارتھر کے ساتھ برطانوی رابطہ افسر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے ٹوکیو روانہ ہو گئے۔ سٹار کی ایک تازہ ترین خبر کے مطابق شمالی کوریا کی فوجوں کو جنوبی محاذ پر بہت زیادہ کمک پہنچ گئی ہے۔ لیکن اس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ ان میں چینی یا روسی سپاہی موجود ہیں۔ محاذ جنگ سے ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق شمالی کوریا کی فوجوں نے دریائے ناک ٹانگ عبور کر لیا ہے یاد رہے یہ وہ دریا ہے جس کے ساتھ امریکنوں نے آخری دفاعی مورچے قائم کرکے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ اس سے پیچھے ہرگز نہیں ہٹیں گے اب اشتراکیوں کا دباؤ دو طرف سے بڑھ رہا ہے وسطی محاذ پر بھی شمالی کوریا کی فوجوں نے امریکی فوجوں کو جنوب مغرب کی طرف دھکیل دیا ہے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق امید کی جاتی ہے کہ امریکی فوجوں کو سمندر میں دھکیل دینے کا آخری اور بھرپور حملہ آئندہ ۱۲ گھنٹوں کے اندر اندر ہو جائے گا۔

فارموسا پر توقع سے پہلے حملہ!

ہانگ کانگ ۵ اگست چین کی ایک نیم سرکاری ایجنسی کی ایک اطلاع کے مطابق چین کی عوامی حکومت دنیا کی توقعات سے بہت پہلے فارموسا پر حملہ کر دے گی۔ فوجی معاملات کے کمیشن کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ تبت پر قبضہ کرنے کے بعد چین تبت کو علاقائی خود مختاری اور مذہبی آزادی تو دے دے گا۔ لیکن اس کی فوجوں کو اپنے اندر ضم کرے گا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی حالت میں جب مغربی طاقتوں کی توجہ فارموسا کی حفاظت اور کوریا کی طرف ہے۔ چین آمد سے تبت پر حملہ بول دے گا۔ اور چونکہ فارموسا کا معاملہ زور پکڑ رہا ہے لہٰذا وہ اس پر حملے کو بھی دیر تک ملتوی نہیں رکھے گا۔

محدود فوج رکھنے کی قید اُڑ گئی

واشنگٹن ۵ اگست۔ صدر ٹرومین نے آج ایک قانون پر دستخط کر دیئے ہیں جس کی رو سے امریکہ سے یہ قید اُڑا دی گئی ہے کہ وہ کس حد تک فوج رکھ سکتا ہے۔

م کہ امدادی ادارے کے قواعد و ضوابط ایسے بنائے جائیں گے۔ جنہیں بدلتے ہوئے حالات کے مطابق بدلا جا سکے۔

واشنگٹن ۵ اگست واشنگٹن کے درآمد و برآمد کے بنک نے ترب کو ۸ کروڑ ڈالر قرضہ برائے ٹرانسپورٹ وزراعت اور محکمہ صحت کی ترقی کے لئے جاری کیا ہے۔

نزدیک و دُور سے

کراچی ۵ اگست آج اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے صبح ۲½ گھنٹے تک پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی سے بات چیت کی۔

دمشق ۵ اگست شامی وزارت بہت جلد مستعفی ہونے والی ہے۔ بعض وزراء نے اپنے استعفے داخل بھی کر دیئے ہیں۔

کراچی ۵ اگست آج دستور ساز اسمبلی کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب کی صدارت میں ۲½ گھنٹے تک ہوا۔

کولمبو ۵ اگست۔ دولت مشترکہ کے ماہروں کی کانفرنس میں برطانوی وفد کے لیڈر نے کہا ہے

پاکستان کی پناہ گزینوں کے لئے مدد کی جائے

جنیوا ۵ اگست اقوام متحدہ کی معاشرتی اور اقتصادی کونسل کی سماجی کمیٹی کا جو اجلاس آجکل جنیوا میں ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر اے۔ کے بروہی نے کہا ہے کہ کمیٹی کو پناہ گزینوں کی امداد کے سلسلے میں پاکستان اور ہندوستان اور بعض عرب ملکوں کے بے خانمانوں کی بھی امداد کرنی چاہیئے۔

آپ نے بتایا کہ اس وقت پاکستان میں ۶۰ لاکھ پناہ گزین موجود ہیں۔ پاکستانی نمائندے نے کہا کمیٹی نے پناہ گزین کی ایسی تعریف کی ہے جس میں پاکستان ہندوستان اور عرب کے پناہ گزین نہیں آتے۔ لہٰذا پاکستان اس وقت تک اس قرارداد کی سفارش نہیں کر سکتا جب تک اس تعریف میں مناسب ترمیم و تصحیح نہ کر دی جائے۔

مہاجر دستکاروں کی بحالی کے لئے ۲۹ سکیمیں

کراچی ۵ اگست آج اخباری نمائندوں کی کانفرنس کو مہاجرین کی بحالی میں مالی امداد دینے والی کارپوریشن کے صدر مسٹر واجد علی خاں نے بتایا اس وقت مہاجر کاریگروں اور دستکاروں کی بحالی کے سلسلے میں ۲۹ سکیموں پر عمل شروع ہے آپ نے بتایا کہ اس وقت حکومت اور لوہے کی خرید کیلئے ۹۵ لاکھ روپیہ دیا جا چکا ہے۔ مہاجر عورتوں اور درزیوں کو ۲۵۰۰ مشینیں لیکر دی جا چکی ہیں اور اس طرح ۴۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ ملتان۔ گوجرانوالہ حیدر آباد سندھ۔ سکھر اور کراچی میں امداد باہمی کے اصولوں پر صنعتی نو آبادیاں قائم کی جا چکی ہیں۔ جن میں ۳۶۰۰ خاندان آباد کئے جا چکے ہیں۔ اب کارپوریشن نے تعمیر کا کام شروع کیا ہے۔ گولی مار میں ۲۵۰ کوارٹر تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ مشرقی بنگال کے بورڈ نے اس کے علاوہ دو سکیمیں سے سلائے کپڑے سپلائی کرنے کی تیار کی ہیں۔ اسی طرح سندھ بورڈ نے بھی ۶ سکیمیں دی ہیں۔ جن سے دو ہزار آدمی کام پر لگ جائیں گے۔ ان پر کل ۲ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ناظر ٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس دفتر بلڈنگ ۳ میکلوڈ روڈ لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں عید الفطر کی تقریب

—— از وکالت التبشیر ربوہ ——

اللہ تعالےٰ کے فضل سے امریکہ کے مختلف چار بڑے بڑے ملکوں میں ہمارے مبلغین مقیم ہیں اور عید الفطر ہر شہر میں نہایت اچھے طریق پر منائی گئی۔ پٹس برگ، سینٹ لوئیس، نیویارک اور شکاگو میں علاوہ احمدی دوستوں کے عیسائیوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اکثر ان میں سے اچھا اثر لے کر گئے۔ اور انہوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا

احباب یہ خبر بھی نہایت خوشی سے سنیں گے کہ گزشتہ ماہ امریکہ میں تین افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بزرگان کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہدین کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالےٰ انہیں بیش از بیش خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرماتے۔ اس وقت امریکہ میں چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر، چوہدری غلام یٰسین صاحب چوہدری شکر الٰہی صاحب شکاگو۔ نیویارک اور سینٹ لوئیس میں اور مولوی عبد القادر صاحب ضیغم (پٹس برگ) میں کام کر رہے ہیں۔

کالجوں میں پڑھنے والے واقفین زندگی کی فہرست

ذیل میں ایک فہرست ان طلباء کی درج کی جارہی ہے جو واقف زندگی ہیں اور تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق ان کی تعلیم کی تکمیل تعلیم الاسلام کالج لاہور کے علاوہ دیگر مختلف کالجوں میں ہو رہی ہے۔ جن طلباء نے خود وقف کیا ہوا ہے۔ یا ان کے والدین نے ان کو بچپن سے وقف کیا ہوا ہے۔ اگر ان کے نام اس فہرست میں نہ ہوں۔ تو وہ اپنے کوائف مثلاً ایڈریس۔ عمر۔ جماعت۔ کالج اور مضامین وغیرہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ ریکارڈ رکھا جائے۔ نیز جملہ طلباء کو چاہیئے کہ وہ ہدایات اور آئندہ پروگرام کے لئے وکیل التعلیم صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ سے خط و کتابت کریں۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید

(۱) خواجہ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی گورنمنٹ کالج لاہور
(۲) چوہدری نذیر احمد صاحب گجراتی
(۳) نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس۔ سی
(۴) محمد ادریس صاحب بیسے حال کراچی
(۵) شیخ عبد المجید صاحب راج گڑھ لاہور
(۶) ملک منور احمد صاحب بھتیجا حکیم فضل الرحمن صاحب
(۷) فضل الٰہی صاحب بیروی
(۸) رشید احمد صاحب سیالکوٹی۔ ٹی۔ آئی کالج لاہور
(۹) مصلح الدین صاحب بنگالی
(۱۰) رشید احمد صاحب قیصرانی
(۱۱) نصیر الدین احمد صاحب ٹی۔ آئی کالج
(۱۲) عبد الحکیم صاحب ولد غلام قادر صاحب لنگڑوعہ جالندھر
(۱۳) رفیق احمد صاحب ساہی چک ۲۷۰ لائل پور
(۱۴) محمد احمد صاحب جڑانوالہ
(۱۵) احمد عبد الرحیم صاحب مالکوہ
(۱۶) چوہدری نعمت اللہ صاحب ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب
(۱۷) محمد عمر صاحب ولد محمد فاضل صاحب
(۱۸) مسعود احمد صاحب عاطف ماڈل ٹاؤن
(۱۹) عبد الواسع صاحب عمر
(۲۰) مرزا محمد طاہر صاحب سرگودہا
(۲۱) محمد احمد صاحب جامی
(۲۲) چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ چک ۳ سرگودہا
(۲۳) محمد اشرف صاحب بھوڑ۔ چکوال
(۲۴) نور الحق صاحب افریقی
(۲۵) شاہ وسیم احمد صاحب آرہ بہار حال کراچی
(۲۶) محمد طاہر صاحب ولد میاں غفار اللہ صاحب راولپنڈی
(۲۷) بشارت احمد صاحب سیالکوٹ
(۲۸) محمود احمد صاحب ڈار
(۲۹) ضیاء الدین صاحب کھاریاں
(۳۰) مبارک احمد صاحب ولد قاضی محمد رشید صاحب
(۳۱) غیور احمد خان صاحب ولد بابو احمد جان صاحب مرحوم
(۳۲) خواجہ منظور احمد صاحب
(۳۳) سید اللہ صاحب ولد صوفی حبیب اللہ صاحب لدھیانہ
(۳۴) رمضان محمد صاحب سرور
(۳۵) محمد جمیل صاحب چغتائی گوجرانوالہ
(۳۶) عطاء الرحمن مبشر احمد صاحب شیخوپورہ
(۳۷) نور الدین صاحب امجد ولد چوہدری ابو الہاشم صاحب مرحوم
(۳۸) محمد اعظم صاحب ولد محمد رمضان صاحب
(۳۹) ظفر اطہر صاحب ولد چوہدری ولی محمد صاحب سعد اللہ پور

نورِ سحر

اجلے اجلے نور کی زد میں تاریکی دم توڑ رہی ہے
چاک گریباں وقفِ جنوں کہساروں سے سر پھوڑ رہی ہے
شب بھر اپنوں بیگانوں کے کس بل پر اترائی تھی
اب مایوس امیدیں لیکر میداں سے منہ موڑ رہی ہے

اب تم دیکھو گے ہر ذرے سے خورشید ہویدا ہوگا
ان دھندلے کہساروں سے اک طور کا جلوہ پیدا ہوگا
میدانوں کے دامن سے پھوٹیں گی نور کی ایسی کرنیں
خاک کے ذروں پر افلاک کا تارہ تارہ شیدا ہوگا

رات بہت تاریک تھی لیکن رات کا تو انجام یہی ہے
ہر ظلمت کو نور بنا دے، نورِ سحر کا کام یہی ہے۔

نسیم سیفی لاہور

(۴۰)۔ مرزا لطف الرحمن صاحب ولد مرزا برکت علی صاحب
(۴۱)۔ بشیر احمد صاحب منیر
(۴۲)۔ صادق محمد صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب ربوہ
(۴۳)۔ محمد انور صاحب مبشر ولد ڈاکٹر فرزند علی صاحب
(۴۴)۔ حمید اللہ صاحب ولد بابو محمد بخش صاحب سگینلر
(۴۵)۔ مبارک مصلح الدین صاحب ولد صوفی غلام محمد صاحب چنیوٹ
(۴۶)۔ بشیر احمد صاحب رفیق ولد دانشمند خان صاحب پشاور
(۴۷)۔ مجیب الرحمن صاحب ولد مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی
(۴۸)۔ سمیع اللہ صاحب سیال۔
(۴۹)۔ شفیق الرحمن صاحب سہگل چنیوٹ
(۵۰)۔ شیخ منیر احمد صاحب ولد شیخ محمد صدیق صاحب چنیوٹ۔
(۵۱)۔ سید بشیر احمد صاحب ولد سید زمان شاہ صاحب جہلم۔
(۵۲)۔ سید رشید عالم صاحب ولد سید محمود عالم صاحب آڈیٹر انجمن احمدیہ ربوہ
(۵۳)۔ حسام الدین صاحب ولد شہاب الدین صاحب مردان
(۵۴)۔ سید مبشرات احمد صاحب ولد میر شفیع احمد صاحب مرحوم۔
(۵۵)۔ وسیم الدین صاحب ولد خلیفہ علیم الدین صاحب لاہور
(۵۶)۔ سعدی ظریف صاحب مونگھیر بہار
(۵۷)۔ محمد شریف صاحب اشرف سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری
(۵۸)۔ سید محمد اجمل شاہ صاحب ولد سید افضل شاہ صاحب
(۵۹)۔ عبد الحمید صاحب اختر ولد میاں غلام محمد صاحب اختر
(۶۰)۔ مشتاق احمد صاحب ولد چودھری عبد الرحمن صاحب کھاریاں۔
(۶۱)۔ محمد افضل صاحب مدنی۔ ولد ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن۔
(۶۲)۔ مرزا خورشید احمد صاحب ولد مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ
(۶۳)۔ مکرم سلیم احمد صاحب ولد ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین
(۶۴)۔ فضل الرحمن صاحب ولد مولوی عبد الغفور صاحب اسلامیہ کالج پشاور
(۶۵)۔ سید داؤد احمد صاحب ولد ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب بہار
(۶۶)۔ مشتاق احمد صاحب شائق لاہور
(۶۷)۔ منصور احمد صاحب ولد قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور

الفضل میں مشتہر دینا کامیابی ہے!

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۶ ؍ اگست ۱۹۵۰ء

تعلق باللہ سے ہی ایمان محکم ملتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل مسلم زعما اکثر اپنے بیانوں میں کہہ رہے ہیں کہ اسلام ہی کمیونزم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مسجد وزیر خان میں کل جمعہ کے بعد ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے بھی فرمایا ہے کہ "شہری آزادی کو کچلنے کی وجہ سے کمیونزم کے لئے راہ ہموار ہو رہی ہے۔ حالانکہ کمیونزم ایک خطرناک تحریک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی انسانی مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔"

یہ اور اس قسم کے بیانات آپ بہت پڑھتے ہوں گے۔ بے شک کمیونزم ایک الحادی تحریک ہے۔ وہ انسانی فطرت کی گہرائیوں کو نظر انداز کر کے صرف مادی دنیا تک ہی اپنی نگاہ کو محدود رکھتا ہے۔ کمیونزم عقل اور مادی حالات کے مطالعہ سے ہی زندگی کے تمام مسائل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے برخلاف اسلام نہ صرف مادی حالات کو ہی پیش نظر رکھتا ہے۔ بلکہ وہ تمام فطرت انسانی کے نقطۂ نظر سے مسائل زندگی کو حل کرتا ہے۔ اس لئے اس کے اصول زیادہ وسعت اور گہرائی ہی نہیں رکھتے۔ بلکہ جاودانی استقرار پر مبنی ہیں۔ اور اس طرح زندگی کے ہر مسئلہ کا حقیقی اور بہترین حل پیش کرتے ہیں۔

بے شک اسلامی اصول عقل پر بھی پورے اترتے ہیں۔ اور اگر ان پر غور و خوض کیا جائے۔ تو عقلی طور پر بھی ان کی برتری ثابت کی جا سکتی ہے۔ مگر خود اس بات کی حقیقت پر غور کیا جائے۔ تو ثابت ہوگا کہ اسلامی اصولوں کی برتری محض اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ عقل کی ترازو پر پورے اترتے ہیں۔ بلکہ اس لئے ہے کہ وہ انسانی فطرت کی گہرائیوں کو چھوتے ہیں اور محض مادی مظاہر تک محدود نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا یہ ادعا کہ اسلامی اصول ہی مسائل زندگی کا بہترین حل ہے بالکل درست ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ خود وہ لوگ جو یہ ادعا کرتے ہیں اس کا پورا مفہوم نہیں سمجھتے۔ جب وہ یہ دعوے کرتے ہیں تو ان کے خیال میں اسلامی شریعت کے چند اصول ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ اسلام سود کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسلام زکوٰۃ اور صدقات پر زور دیتا ہے۔ اسلام کا قانون وراثت مکمل ہے وغیرہ وغیرہ یہ درست ہے کہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ اگر سوچا جائے تو عقلاً بھی یہ اصول بہتر ثابت ہوں گے۔ مگر محض عقلی دلائل کسی اصول کے حسن و قبح کی پوری پوری حقیقت واضح نہیں کر سکتے۔ پوری پوری حقیقت معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس اصول کو عمل کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھیں۔ تاریخ اسلام میں خلافت راشدہ کا زمانہ درخشاں ترین زمانہ ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں اسلامی اصولوں کو عمل کی کسوٹی پر پرکھ کر پورا ثابت کیا جا چکا ہے۔ لیکن آج دنیا میں ایک ملک بھی ایک شہر ایک گاؤں بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ باوجود اس کے کہ ہر جگہ کے مسلمان ادعا رکھتے ہیں کہ اسلامی اصول مسائل زندگی کا بہترین حل ہیں جہاں ہم اسلامی اصولوں کی عملی تصویر چلتی پھرتی دیکھ سکیں۔

معترض کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا یہ ادعا مان لیتے ہیں کہ اسلامی اصول ہی زندگی کے مسائل کا بہترین حل ہیں۔ ہم یہ بھی مان لیتے ہیں کہ اسلام ہی کمیونزم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ مگر ہمیں ان اصولوں کو عملی صورت میں کام کرتا ہوا دکھاؤ۔ وہ لوگ جو کمیونزم سے متاثر ہیں۔ وہ یہی مطالبہ بار بار کرتے ہیں۔ کہ اگر اسلامی اصول کمیونزم کے اصولوں سے بہتر ہیں۔ تو ہمیں دکھاؤ کہ ان پر عمل بھی ہو سکتا ہے۔

اس سوال کا جواب ہم محض خلافت راشدہ کے زمانہ کو پیش کر کے نہیں دے سکتے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ چلو ہم مان لیتے ہیں۔ کہ اس عہد میں اسلامی اصول زیر عمل آ گئے تھے۔ اور ان پر عمل کر کے بہترین سوسائٹی معرض وجود میں آ گئی تھی۔ مگر یہ زمانہ اب موجود نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ محض ایک عارضی واقعہ تھا۔ جو خاص حالات میں بروئے کار آ گیا تھا۔ معترضین کا یہ اعتراض بہت زوردار ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے زمانہ اور خلافت راشدہ کے عہد کا موازنہ کر کے معلوم کریں کہ وہ کیا چیز ہے جو اس عہد میں تھی اور موجودہ عہد میں نہیں ہے۔

اس چیز کو معلوم کرنے کے لئے پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی اصولوں کے عملی لحاظ سے دو درجے ہیں ایک درجہ اکراہی ہے اور دوسرا طوعی۔ پھر اکراہی کے بھی دو پہلو ہیں یعنے اسلامی حکومت کا بھی فرض ہے کہ ان پر عمل کرائے۔ اور خود افراد کا بھی فرض ہے کہ ان پر عمل کریں۔ اگر حکومت کوتاہی کرے۔ تو یہ کوئی معقول عذر نہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی اصولوں پر عمل کی حقیقی بنیاد زیادہ تر افراد کی ذہنیت پر ہی ہے۔ جب تک افراد اپنی ذہنیت میں ایک خاص تبدیلی نہ کریں۔ اس وقت تک اسلامی اصولوں پر کامیابی سے عمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خود اسلامی حکومت کی بنیاد بھی اکثریت کی تبدیلی ذہنیت پر ہے۔ اس لئے جب تک ایسی ذہنیت کی اکثریت نہ ہو اسلامی حکومت بروئے کار نہیں آ سکتی۔ حکومت کا پہلو کمزور ہونے کی وجہ سے تمام تر فرضیت افراد پر آ پڑتی ہے۔ اس لئے حکومت خواہ غیر اسلامی ہو انفرادی ذمہ واری ویسی کی ویسی ہی رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ اسلامی حکومت اور غیر اسلامی حکومت دونوں میں افراد پر فرض ہے۔ اس طرح اسلامی اصولوں کے اکراہی اور طوعی دونوں حصوں کی آخری ذمہ واری یا فرضیت افراد پر ہی آ کر ٹھہرتی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک افراد کی ذہنیت اسلامی نہ ہو اس وقت تک اسلامی اصولوں پر کما حقہ عمل نہیں ہو سکتا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ اسلامی ذہنیت کس طرح بنتی ہے ایک ذرا سا غور ایک مسلمان کو بتائے گا۔ کہ اسلامی ذہنیت کے اجزاء کیا ہیں۔ قرآن کریم میں اسکے اجزا جو بتائے ہیں۔ وہ ایمان اور عمل صالح ہیں۔ لیکن خود عمل صالح بھی ایمان کا نتیجہ ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اصل چیز پختہ ایمان ہے۔ قرآن کریم نے ایمان کے اجزا حسب ذیل بتائے ہیں

(۱) اللہ تعالےٰ پر ایمان
(۲) فرشتوں پر ایمان
(۳) رسولوں پر ایمان
(۴) کتابوں پر ایمان
(۵) معاد پر ایمان

اب تھوڑا سا اور غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ خلافت راشدہ کے عہد اور ہمارے زمانہ میں جو فرق ہے وہ یہی ہے کہ اس زمانہ میں ایمان زیادہ محکم تھا۔ اگر مسلمانوں کی اکثریت کا ایمان بھی ویسا ہی محکم ہو جائے۔ تو یقیناً آج وہی زمانہ پھر عود کر سکتا ہے۔ مگر یہ کس طرح ہو؟ اس طرح جس طرح اولیں کا ہوا تھا۔ ایمان محکم صرف تعلق باللہ سے ہی ہو سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا اس نعمت سے محروم ہو چکی ہے۔ بے شک آج اللہ تعالےٰ کی حکومت کا نام لینے والے بہت ہیں۔ مگر ان میں سے کتنے ہیں جو تعلق باللہ کا دعوے کر سکتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ آج جو لوگ "حکومت الٰہیہ" کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو تعلق باللہ کا دعوے کر سکے۔ چہ جائیکہ ان کی اکثریت ہو۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ مسائل زندگی کا بہترین حل اسلام ہے وہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ جب تک تعلق باللہ نہ ہوگا۔ ایمان محکم نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک ایمان محکم نہ میسر ہوگا اعمال صالح ظہور پذیر نہیں ہو سکتے اور جب تک اعمال صالح ظہور پذیر نہ ہوں گے اس وقت تک اسلامی اصولوں کی برتری ثابت نہیں ہو سکتی۔ خواہ ایسی حکومت بھی بنائی جائے جس کا قانون اسلامی ہو۔

شکریۂ احباب

احباب کرام یہ پڑھ کر خوش ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں سے برادرم مکرم مرزا رشید احمد صاحب مبلغ شام کو اپنے فضل سے شفا عطا فرما دی ہے۔ میں وکالت تبشیر کی طرف سے ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو اپنے مجاہد بھائی کے لئے دعا فرماتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے احباب کرام اسی طرح اپنے دوسرے بیمار مجاہد بھائیوں کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

درخواستِ دعا

برادرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ و خارجہ کی طبیعت ناساز ہے۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب علاج فرما رہے ہیں۔ بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار برکت اللہ سب پوسٹماسٹر ربوہ

دعائے نعم البدل

مولوی مقبول احمد صاحب فاضل مبلغ انگلستان کا بچہ بعمر دو سال ۲ ؍ اگست کو وفات پا گیا احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ مولوی صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

قائمقام وکیل التبشیر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مودودی صاحب کی تحریک شریعت پر ایک نظر

(از مکرم خواجہ عبد السلام صاحب پال بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل سیالکوٹ)

ذیل کا مضمون ہمارے فاضل دوست مکرم خواجہ عبد السلام صاحب پال کا ہے۔ آپ سلسلہ میں داخل نہیں ہیں۔ یہ مضمون قرارداد مقاصد کے پاس ہونے سے پہلے لکھا گیا تھا۔ اب کچھ تبدیلی کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔ ہماری رائے میں اصولاً یہ موجودہ حالات میں بھی ایک بہت مفید اور کارآمد مضمون ہے اگرچہ ہم فاضل مضمون نگار کی ہر رائے سے متفق نہیں۔ لیکن جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ اس سے مودودی صاحب کے مغالطوں پر کافی روشنی پڑتی ہے (ایڈیٹر)

ہندوستان تو اپنے نظام حکومت کو جمہوری و غیر دینی اساس پر مکمل طور پر مرتب کر کے اس پر عملدرآمد بھی کر چکا ہے۔ لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ تکمیل دستور تو گجا تین سال کے عرصہ میں بڑی مشکل سے قرارداد مقاصد ہی پاس کر سکے ہیں۔ یہ صورت حال شرمناک و قابل افسوس ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان عوامل کے پیش نظر جو اس التواء و تعویق کے موجب ہوئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ خطرناک بھی ہے۔ تا حال اس کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی گئی ہے۔ کیا دستور سازی اتنی ہی پیچیدہ و لا ینحل سی چیز ہے۔ جس تک قوم کے ان منتخب دماغوں کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ کیا ان نمائندگان قوم کو اپنی منزل واضح نہیں ہے۔ حقائق و موجودہ سیاسی مسلمات کے پیش نظر نہ تو یہ مسئلہ ہی پیچیدہ و لا ینحل ہے۔ نہ ممبران دستور ساز اسمبلی ہی اتنے بے بصر اور عقل کے کورے ہیں۔ کہ تا حال گم کردہ راہ ہیں۔ اگر معاملہ صرف ان کی آزادانہ رائے پر منحصر ہوتا۔ تو کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ لیکن حالات کچھ اس طرح کے پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اور پیدا کئے جا رہے ہیں۔ کہ ان کو بالکل بے دست و پا کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ اسمبلی کی اس مجبوری کی تمام تر ذمہ داری مسلم عوام کی اس موجودہ غلط مذہبی ذہنیت پر ہے۔ جو تحریک شریعت نے پیدا کر رکھی ہے۔ علمبرداران تحریک نے دستور پاکستان کے سلسلے میں اسلام کے نام پر کچھ اس طرح کے مطالبات پیش کر رکھے ہیں۔ کہ جن میں ٹھوس صحت کی بجائے خالی جوش و تعصب مذہبی کی جھنکار زیادہ ہے۔ حقیقت و عقل دونوں ان کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن عوام کی انتہائی جہالت و بے خبری اور مذہبیت کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ۔ رسول اور اسلام کے پاک ناموں کی آڑ لے کر ان کے مذہبی جذبات کو ان مطالبات کی تائید کے لئے کچھ اس طور پر برانگیختہ کر دیا گیا ہے۔ اور "رائے عامہ" کی کچھ ایسی کیفیت کر دی گئی ہے۔ کہ بیچاری دستور ساز اسمبلی حیران و سر بگریباں ہے۔ کہ کیا کرے۔ اور کیا نہ کرے۔

تحریک شریعت کے حامی نواب اور بھی بہتیرے لوگ ہو گئے ہیں۔ لیکن اس کے بانی مبانی "امیر جماعت اسلامی" حضرت مودودی صاحب ہیں۔ جو پیشتر ازیں ملت کی قیادت و رہنمائی میں دو اہم ترین مواقع پر بڑی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ پہلا موقعہ وہ تھا۔ جبکہ مسلمانان ہند اپنے بقا کی خاطر حصول پاکستان کے لئے انتخابی جنگ لڑ رہے تھے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت اسلامی کا طرۂ امتیاز یہ رہا۔ کہ وہ مسلمانوں کی اس موت و حیات کی کشمکش میں الگ ہٹ کر تماشا دیکھتے رہے۔ اور مسلمانوں کی امداد میں انگلی تک نہ اٹھائی۔ اور اس کی وجہ جواز یہ بتائی گئی۔ کہ چونکہ مسلم لیگ کا مقصد و نصب العین "اسلامی ریاست" اور اسلامی نظام حکومت یعنی اللہ کی حکومت کا قیام نہیں ہے۔ اور مسلمان قوم بھی دیگر اقوام کی طرح محض اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے جس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ اور ان کی جماعت ان سے تعاون نہیں کر سکتے۔ یعنی شرعی مجبوری نے آپ کو مسلمانوں کے لئے عضو معطل بنا رکھا تھا۔

دوسرا موقعہ وہ تھا۔ جبکہ پاکستان مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی مخالفت کے باوجود بن چکا تھا۔ لیکن ان کے اور مسلمانان کشمیر کے بقاء کے لئے جہاد کشمیر ناگزیر طور پر جاری تھا۔ کہ مودودی صاحب کے مخصوص اسلام اور شریعت نے ایک اور تڑپ لی۔ عین لڑائی کے دوران میں آپ نے اپنا وہ رسوائے عالم فتویٰ صادر فرمایا۔ جس کا اگر بروقت مؤثر طور پر تدارک اور سدباب نہ کر دیا جاتا۔ تو کشمیر اور پاکستان دونوں کو لے ڈوبتا۔ اور حد یہ ہے۔ کہ آپ اپنی اصابت رائے پر مصر رہے۔ اور اب جو تحریک شریعت سے پاکستانیوں پر اپنی آزمودہ و بے خطا قیادت سے نوازش فرمائی جا رہی ہے۔ وہ بھی اسی مظلوم اسلام سے شیفتگی کا نتیجہ ہے۔

ہماری بدبختی سے ہماری بے پایاں جہالت اور مذہب کے نام پر زود اعتقادی و سریع اثر پذیری کا یہ عالم ہے۔ کہ ہم بالکل بے سوچے سمجھے اندھا دھند ہر بلند بانگ مدعی قیادت کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ جو اپنی قسمت آزمائی کے لئے ہمارے مذہبی جذبات کو اپنی جولانگاہ بنانے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ مسلمانوں کی جہالت اور دینی کمزوری سے خود غرض لوگوں نے ہمیشہ فائدہ اٹھایا ہے۔ احراری گروہ نے مسلمانوں کی تحریک پاکستان کو محض کیپیٹلسٹ کی حیثیت سے مسلمان عوام کی اسی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انتہائی بے حیائی سے ... ملت سے ساز باز کر کے اور ان کے آلۂ کار بن کر مسلمانوں کی تباہی کے لئے "اسلام زندہ باد" اور "حکومت الٰہیہ زندہ باد" کے فلک شگاف مگر پرفریب نعرے لگا کر ان بدبختوں کی زمام ہاتھ میں لے لیتے تھے۔ تو ان قائدین کی ڈھٹائی و بے حیائی سے کہیں زیادہ حیرتناک و ماتم خیز ان بدبخت مقتدیوں کی یہی لامتناہی جہالت اور مذہبی کمزوری تھی۔ مودودی صاحب اب تیسری بار ملت کی قیادت کی کوشش فرما رہے ہیں۔

آپ کے "مطالبات" حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مملکت پاکستان کو اسلامی ریاست قرار دیا جائے۔

(۲) پاکستان کا دستور یعنی نظام حکومت شریعت اسلام پر مبنی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی "حاکمیت کلیہ" کو اس کی اولین بنیاد قرار دیا جاوے۔

(۳) شریعت اسلامی کو فی الفور نافذ کیا جائے اور خلاف شرع قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

جہاں تک شریعت (قوانین متعلقہ نکاح حق مہر۔ طلاق۔ وراثت وغیرہ) کا تعلق ہے۔ جسے مسلمانوں کا پرسنل لاء کہا جاتا ہے۔ قطع نظر ان مباحث کے کہ اس کی حقیقت و وجوبی حیثیت کیا ہے۔ اور کس حد تک قابل رد و بدل ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اس کا نفاذ صرف مسلمانوں پر ہے۔ اور اس لئے یہ صرف مسلمانوں کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے۔ جس سے غیر مسلمانوں کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک مملکت پاکستان کا بطور ریاست کے اور اس کے نظام حکومت کا اور ان قوانین کا تعلق ہے۔ جو تمام پاکستانیوں پر حاوی ہوتے ہیں۔ یقیناً یہ مسائل صرف مسلمانوں کے متعلق نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا تعلق تمام پاکستانیوں سے ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہیں۔ خواہ غیر مسلمان۔

(B) کیا مسلمانوں کے مذہبی احکام و قوانین غیر مسلم پاکستانیوں پر ٹھونسے جا سکتے ہیں؟ کیا پاکستان تمام پاکستانیوں کا ہے۔ جن میں ½۱ کروڑ یعنی تقریباً $\frac{21}{22}$ فی صدی آبادی غیر مسلمانوں کی ہے۔ یا صرف مسلمان پاکستانیوں کا ہے؟ اگر تمام پاکستانیوں کا ہے تو پھر کس اصول اور کس حق پر اس کے نظام حکومت کی اساس اس فرقے کے مذہب کو قرار دیئے جانے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

(C) "اللہ کے بندوں پر اللہ کی حکومت اللہ کے احکام کے مطابق" مگر وہ "اللہ کے احکام" کونسے ہیں۔ جن پر تمام پاکستانی۔ مسلم و غیر مسلم متفق ہیں؟ اگر ان احکام الٰہی سے مراد وہ احکام ہیں۔ جو قرآن کریم میں ہیں۔ تو ان کا الٰہی ہونا صرف مسلمانوں کو تسلیم ہے۔ غیر مسلمانوں کو تسلیم نہیں ہے۔ کیا غیر مسلمانوں کو اس بارے میں نظر انداز کر دیا جاوے؟ اس کے ساتھ ذرا ان ½۳ کروڑ مسلمانوں کو بھی ذہن میں رکھیئے۔ جو ہندیونین میں آباد ہیں۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ معاملہ اتنا سیدھا سادھا اور سہل نہیں ہے۔ جتنا مودودی صاحب اور ان کے حواری و حامی مولوی صاحبان عوام کو بتلا رہے ہیں۔ مگر اللہ۔ رسول اور اسلام کا نام لے لے کر ان مطالبات کو کچھ اس انداز سے عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گویا وہ مودودی صاحب کی محض اپنی رائے نہیں ہیں۔ بلکہ عین فرمودۂ خدا ہیں۔ جن کے سامنے چون و چرا کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ مذہب کے نام پر وہ طوفان برپا کر دیا گیا ہے۔ اور یہ کیفیت پیدا کر دی گئی ہے۔ کہ مسلمان عوام اس طوفان میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہے۔ سب مرعوب و خاموش آسیب زدوں کی طرح ایک یقینی تباہی کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ اس قیادت کی منزل اول اور اس تباہ کاری کا ثمر اول یہ ہے۔ کہ ملک کی دستور ساز اسمبلی کو بالکل بے دست و پا کر کے رکھ دیا گیا ہے۔

اگر اب بھی اصلاح احوال کے لئے کوئی مؤثر قدم نہ اٹھایا گیا۔ اور عوام کی صحیح راہ نمائی کر کے ان کو اس غلط راستے سے نہ ہٹایا گیا۔ جس پہ علمبرداران شریعت نے ان کو لگا دیا ہے۔ تو انجام معلوم ہی ہے۔

ایک اور جرمن کا قبول اسلام

(از دفتر وکالت تبشیر ربوہ)

برادرم مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے مبلغ جرمن ہیمبرگ سے بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر نہایت شان سے منائی گئی۔ احمدی افراد کے علاوہ دیگر افراد بھی اس موقع پر مدعو تھے۔ بعض اخبارات کے نمائندے بھی تشریف لائے۔ جنہوں نے وہاں کے اخباروں میں عید کے متعلق فوٹو شائع کئے۔ ہمارا مشن روشناس ہو رہا ہے۔ جولائی میں ایک اور جرمن اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب کرام اپنے نئے بھائی کی استقامت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر یہ کٹھن کام کون کرے ؟ جاہ پرست۔ اقتدار کے بھوکے۔ غرض کے بندے سیاسی لیڈروں سے یہ توقع کہ وہ حق کی خاطر اور ملک و قوم کی حقیقی بہبودی کے لئے "رائے عامہ" کے علی الرغم آواز اٹھائیں۔ جس "رائے عامہ" پر ان کی ساری ذلیل زندگی کا انحصار ہے اور جو ان کے لئے بمنزلہ معبود ہے بالکل عبث اور محض خام خیالی ہے۔ ان بیلک شکاریوں کا تو یہ حال ہے کہ "رائے عامہ" کے شکار کے لئے ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر اس تحریک کی حمایت کا شدومد سے اعلان کر رہے ہیں اور آئندہ الیکشن کے لئے اس حمایت شریعت کے حربہ کو پوری طرح استعمال کرنے کا عزم بالجزم کئے بیٹھے ہیں۔ نہ یہ کام ان رہبران دین کے بس کا ہے جو مدت ہوئی علم و عمل سے تہی دست و قلاش محض ہو چکے ہیں اور جن کی نادان دوستی سے اسلام پہلے ہی نڈھال ہو رہا ہے۔ یہ کام صرف ان حق پرست ارباب فکر و عمل کا ہے جو پیغمبرانہ عزم و ثبات کے ساتھ محض اعلاء کلمۃ الحق کے لئے ہر سفیہانہ لعن و طعن ہر گالی گلوچ ہر درد و عذاب سننے سہنے اور جھیلنے کے لئے تیار ہیں اور اپنی بے لوث خدمت گذاری کے لئے بندوں سے کوئی اجر و صلہ نہیں چاہتے۔ وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ۔

پیشتر اس کے کہ "اسلامی ریاست" اور "اسلامی نظام حکومت" کے مطالبات کا جائزہ لیا جائے۔ ضروری ہے کہ اس طعن و تشنیع کا ذکر کیا جائے جو مطالبات متذکرہ کی تمہید کے طور پر بالالتزام علمبرداران تحریک زیر نظر مسلم لیگ کے زعماء پر بالعموم اور موجودہ ارباب حل و عقد پر بالخصوص کیا کرتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلم لیگی لیڈروں نے مسلمانوں سے ووٹ جب لئے ہی اس وعدہ پر تھے اور پاکستان کے لئے ساری جد و جہد یہ کہہ کر ہی کی گئی تھی کہ پاکستان کے حصول پر وہاں اسلامی ریاست اور اسلامی نظام حکومت قائم کئے جائیں گے تو اب اپنا وعدہ کیوں پورا نہیں کیا جاتا اور انحراف کی کوشش کیوں کی جا رہی ہے ؟ کیوں پاکستان کو فی الفور ایک اسلامی ریاست اور اس کے نظام حکومت کی اساس کو شرع اسلام قرار نہیں دیا جاتا ؟ یہ طعن صحت سے عاری اور حقیقت سے نہایت بعید ہے۔ لیکن جہانتک مودودی صاحب اور ان کی جماعت اسلامی کا تعلق ہے دیدہ دلیرانہ افتراء بھی ہے۔ اگر مسلم لیگ کا اعلانیہ مطمح نظر "الہی ریاست" "الہی نظام حکومت" یعنی بقول مودودی صاحب حکومت الٰہیہ کا قیام تھا۔ تو پھر مودودی صاحب نے مسلم لیگ سے حصول پاکستان کیلئے انتخابی جنگ میں کیوں

عدم تعاون فرمایا تھا ؟ کیا یہ تمت سے محض غداری تھی جس کا اعتراف اس وقت کیا جا رہا ہے ؟ اگر اس عدم تعاون کی بنا یہ تھی کہ مسلم لیگ کا مطمح نظر یہ نہ تھا تو پھر اس غلط بیانی کے کیا معنی ہیں ؟

تقسیم ہندیا پاکستان کا مطالبہ ہم نے کیوں کیا ؟ بدیہاً اس لئے کہ ہم جو ہندوؤں سے ہر صورت اور حیثیت سے ایک الگ قوم ہیں۔ نہ صرف سیاسی آزادی چاہتے تھے بلکہ مذہبی۔ تمدنی۔ تہذیبی اقتصادی اور قومی زندگی کے ہر اس پہلو کی آزادی بھی چاہتے تھے جو اس قومی زندگی کی نشوونما پر مؤثر ہو سکتا ہے۔ ہم مکمل زندگی کی مکمل آزادی چاہتے تھے تاکہ نہ صرف اپنے قومی وجود کو برقرار و محفوظ ہی رکھ سکیں بلکہ اپنی مرضی اور فطری صلاحیتوں کے مطابق اس کی صحیح بیوال اور نشوونما بھی کر سکیں۔ لیکن ہندوؤں کی گذشتہ دوصد سالہ معاندانہ و جارحانہ روش کے پیش نظر چونکہ ایسی آزادی کا حصول ناممکن تھا۔ بلکہ خود ہماری قومی ہستی معرض خطر میں تھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان علاقوں کو الگ کر دیا جائے۔ جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے تاکہ ان علاقوں میں انہیں مطلوبہ آزادی حاصل ہو جائے اور ان کا قومی وجود ہر خطرہ اور ہر اندیشے سے پاک ہو جائے یہی اور صرف یہی چیز تھی جو حصول پاکستان کے لئے محرک ہوئی تھی اور جس کے لئے مسلمانوں نے ووٹ دئیے تھے۔ انگریزی حکومت اور ہندو اقتدار سے بیک وقت نجات اور اپنی ایک آزاد مملکت کے حصول کا ایک دل نواز جذبہ تھا جس سے اس وقت مسلمان بے طرح سرشار تھے۔ نظام حکومت جو محض ایک فروعی چیز ہے۔ اس کی نوعیت شرعی یا غیر شرعی کا تو اس وقت سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔

حصول پاکستان سے ہمیں مطلوبہ آزادی حاصل ہو چکی ہے مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ سے پاکستان میں اسلام۔ مسلمان۔ ان کا تہذیب و تمدن جو بیشتر اسلام و اسلامی روایات و اثرات سے مرتب ہے اپنی آزادانہ نشوونما کیلئے قطعاً آزاد ہیں اور اب انہیں اغیار سے ہرگز یہ اندیشہ نہیں ہے کہ وہ انہیں مٹا دیں گے مسلمانان پاکستان کو باوجود اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کے اسلام سے والہانہ محبت و عقیدت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ وہ صحیح آگاہی کے ہوتے اسلام سے سرتابی کریں جس کا ان کے قومی کردار و خصائص کی تخلیق میں سب سے زیادہ دخل ہے وہ یقیناً اس شمع ہدایت سے اپنی زندگی کو روشن سے روشن تر کریں گے۔ لیکن پاکستان کے حصول سے ان کا مقصد نہ پہلے تھا اور نہ اب ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی خداداد آزادی

۳ کو اس بری طرح برتیں گے کہ غیر مسلم اقلیتوں پر بجبر اپنے مذہب اور اپنے مذہبی احکام کو ٹھونس دیں۔ ان کی خودی و خودداری کو پامال کریں اور ہر اس آزادی کو ان سے بزور اکثریت چھین لیں جو خود ان کو اس قدر محبوب ہے اور جس کے حصول کے لئے انہوں نے دو صدیاں تڑپ تڑپ کر گذاری ہیں۔ ایسی حرکت نہ صرف اسلام بلکہ مسلمانوں کی مسلمہ شاندار روایات کے بالکل منافی ہے۔ لیکن "اسلامی ریاست" اور "اسلامی نظام حکومت" کے مطالبات سے یہی حرکت سرزد کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور غضب یہ ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جا رہا ہے ؟

صدقہ کے احکام

(مرسلہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب خلیل واقف زندگی)

(۱) مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو مٹا دیتا ہے۔ اور بری موت سے انسان کو بچا لیتا ہے (جامع ترمذی)

سعد بن براد رضؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ دنیا کے ہر مسلمان پر لازم ہے۔ عرض کیا گیا اگر اسے طاقت نہ ہو۔ فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اسطرح نفع حاصل کر کے صدقہ کرے۔ عرض کیا گیا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو فرمایا وہ مصیبت زدہ حاجتمند کی مدد کرے۔ عرض کیا گیا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ فرمایا پھر وہ نیکی یا بھلائی کا لوگوں کو حکم کرے عرض کیا گیا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا پھر وہ کم سے کم برائی سے بچے یہ بھی صدقہ ہے (صحیح مسلم)

حضرت عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو صدقہ دے کر اسے واپس مت لو۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت ابو مسعود بدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان جب اپنی بیوی پر ثواب کی نیت سے کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ بھی اسکے لئے صدقہ ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اس پر ایک آدمی نے کہا۔ یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا اسے اپنے نفس پر صدقہ کر دے۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے آپؐ نے فرمایا اسے اپنی اولاد پر صدقہ کر دے۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ نے فرمایا اسے اپنی بیوی پر صدقہ کر دے۔ اس نے کہا میرے پاس اور بھی ہے آپ نے فرمایا اسے اپنے خادم پر صدقہ کر دے۔ اس نے کہا میرے پاس اور بھی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اب تم بہتر (باقی)

جانتے ہو کہ کون مستحق ہے۔ (سنن ابو داؤد)

حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور صدقہ میں ان لوگوں کا حق مقدم ہے جن کی تو پرورش کرتا ہے اور بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی کی موجودگی میں ہو۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ انسان سارا مال صدقہ دیکر خود محتاج بن جائے اور جو شخص مانگنے سے پرہیز کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس سے بچائے گا اور جو شخص اپنے غنا پر کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کرے گا۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کی نیت خاوند کے مال کو تلف کرنا نہ ہو تو اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور خاوند کو بھی ثواب ملے گا اس کے کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کے لئے بھی ثواب ہے بغیر اس کے کہ کسی کے ثواب میں سے کوئی کمی ہو۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نیت کی کہ میں آج رات صدقہ دوں گا۔ پھر وہ رات کو صدقہ کی رقم لے کر نکلا تو اندھیرے میں وہ رقم کسی بدعورت کو دیدی۔ جب صبح ہوئی تو لوگ کہنے لگے کہ آج رات کسی نے کسی بدعورت کو صدقہ دیا۔ صدقہ دینے والے نے کہا اے خدا سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں رات ایک بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا۔ میں آج اور صدقہ دوں گا۔ پھر وہ رات کو صدقہ کی رقم لے کر نکلا تو اندھیرے میں ایک مالدار شخص کو صدقہ دیا گیا۔ صبح ہونے پر لوگ کہنے لگے کہ آج رات ایک مالدار کو صدقہ دیا گیا ہے اس نے کہا اے خدا سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں آج ایک مالدار شخص کو صدقہ دیا گیا ہے آج میں اور صدقہ دوں گا۔ پھر وہ رات کو صدقہ کی رقم لے کر نکلا تو اندھیرے میں ایک چور کو رقم دیدی جب صبح ہوئی تو لوگ کہنے لگے آج رات ایک چور کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے کہا اے خدا سب تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں۔ ایک بدکار عورت اور ایک مالدار اور ایک چور کو صدقہ دیا گیا۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے بتایا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے۔ بدکار عورت کو جو صدقہ دیا گیا تو شاید وہ اس کی وجہ سے بدکاری سے رک جائے اور مالدار شاید اس سے عبرت پکڑے اور وہ بھی اس مال سے جو اس کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے خرچ کرے اور چور شاید اس کی وجہ سے چوری سے رک جائے (صحیح مسلم) اللہ اللہ کیسی اعلیٰ تعلیم ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت ایک زندہ طاقت ہے

(از محمد عبد الحق صاحب امرت سری گنج مغلپورہ)

احرار کا یہ ادعا کہ وہ احمدیت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ خود احمدیت کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ کیونکہ احرار نے آج سب سے پہلے احمدیت کو مٹانے کا تہیہ نہیں کیا۔ بلکہ جب سے احمدیت کا ظہور ہوا ہے۔ اس وقت سے ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ اور آج تک کوئی ایسا لمحہ بھی نہیں گذرا۔ جب کہ احمدیت کے مخالفین انتہائی مخالفت میں مصروف نہ رہے ہوں۔ باوجود اس کے احرار کا اب یہ کہنا کہ وہ احمدیت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں ظاہر کرتا ہے کہ ان سے پہلے احمدیت کو مٹانے کا ادعا کرنے والے خود مٹ گئے۔ مگر احمدیت کو نہ مٹا سکے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آج احمدیت پہلے سے بہت زیادہ طاقتور اور مضبوط ہے۔ کیونکہ وہ ایک الٰہی سلسلہ ہے۔ جو اسلام کی ترقی کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اور الٰہی سلسلے کبھی تباہ نہیں ہوا کرتے۔ ہم نے مخالفتوں کی آندھیوں عداوتوں کے طوفانوں اور دشمنوں کے سیلابوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پرورش پائی ہے۔ اور ہم پر واضح ہو چکا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت نہ صرف احمدیت کو مٹا نہیں سکتی۔ بلکہ احمدیت کی ترقی کو بھی نہیں روک سکتی۔ پس جب کہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اگر ہمیں اپنے مال کا ایک ایک پیسہ اور اپنے جسم کا ایک ایک ذرہ بھی احمدیت کے لئے قربان کرنا پڑے۔ تو یہ ہمارے لئے نہایت سستا سودا اور ہمارے لئے دین و دنیا کی کامیابی کا باعث ہوگا۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ احرار اور وہ احرار جو کوڑی کوڑی پر اپنا دین و ایمان بیچتے پھرتے ہیں۔ احمدیت کو مٹا سکیں۔ غور تو فرمائیے جو قوم دین کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اُسے کوئی بڑی سے بڑی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ اور اس قسم کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ کہ ایک قلیل التعداد اور نسبتاً بے سرو سامان قوم نے نہایت ادنیٰ اور معمولی حالت سے اُٹھ کر بڑی بڑی طاقتوں اور حکومتوں کو سرنگوں کر دیا۔ پھر اس جماعت کو کون مٹا سکتا ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے

کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرنے کے لئے اُسے کھڑا کیا ہے۔ اور وہ دیکھ چکی ہے۔ کہ آج تک مخالفین اور معاندین کی کوشش اُسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکی۔ احرار اپنے گریبان میں ہی منہ ڈال کر دیکھیں کہ جب وہ احمدیت کو مٹانے کا تہیہ کر کے اُٹھے تھے۔ اس وقت ان کی کیا حالت تھی۔ کس طرح ان پر ہزار ہا روپیہ نچھاور کیا جاتا تھا۔ کس طرح اُن کے گن گائے جاتے تھے لیکن آج اُن کی کیا حالت ہے۔ اور پبلک نے ان کو کس نظر سے دیکھا۔ وہ ذرا سید حبیب صاحب کی زبانی سنیئے لکھتے ہیں

”جماعت احرار کے کارنامے ایسے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی ایک کارنامہ کسی جماعت کو دنیا کے کسی حصے میں ذلیل و رسوا اور برباد کرنے کے لئے کفایت کرتا۔ لیکن وہ رہے سر زمین پنجاب کہ تیرے اندر عداروں کی یہ جماعت برابر ترقی کر رہی ہے۔ آج اس جماعت نے مذہبی رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور یہ جماعت جس میں شیعہ سُنی۔ وہابی۔ نیچری لامذہب آدمی جمع ہیں۔ تبلیغ کے نام سے لوگوں سے روپیہ بٹور رہی ہے۔ اور کوئی ان سے اتنا پوچھنے کی جرأت نہیں نہیں کر سکتا۔ کہ آخر تم تبلیغ کرو گے۔ تو کس عقیدہ اور کس خیال کی؟ یہ تبلیغ احرار کے سے کان و زر و جواہرات ثابت ہو رہی ہے“

(اخبار سیاست ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

کس قدر عبرت ناک ہے۔ احرار کی ذلت اور رسوائی کا نقشہ جو جناب سید حبیب صاحب نے کھینچا ہے۔ کاش کہ احرار اس سے عبرت حاصل کریں۔ اور آئندہ اپنی بہتری کے سامان پیدا کریں۔ اب ہم احمدیت کا وہ منظر پیش کرتے ہیں۔ جو مخالفین کی مخالفت کے باوجود ترقی پر گامزن ہے لکھا ہے۔

(۱) ”۹۰ سال کے قریب عرصہ گذرا کہ پنجاب کے ضلع گورداسپور میں واقعہ ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں ایک بچہ پیدا ہوا ۱۸۴۳ء میں دسمبر ۱۸۴۳ء میں (نا قل)۔ جس کا نام غلام احمد رکھا گیا۔ اور اسے وہ دنیا میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مسلمانوں کے فرقہ احمدی کا بانی مشہور ہے۔ اس شخص کو فوت ہوئے اگرچہ ۲۵ برس بیت چکے ہیں۔ اور آج ۴۲ سال قبل مگر اس کی چلائی ہوئی تحریک احمدی اب تک زندہ ہے اور آثار ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ یہ تحریک کافی دیر تک اسی طرح جاری رہے گی۔ اس کے فوراً تباہ ہو جانے کی کوئی اُمید نظر درست نہیں۔ اس لئے اس تحریک میں بعض وجوہات سے ایسے لوگ شامل ہیں۔ جو دل بھی رکھتے ہیں۔ اور دماغ بھی۔ اس تحریک کو اسلام کا دشمن بتانے اور صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لئے مسلمانوں کا ایک حصہ ہمیشہ سے مصروف رہا ہے۔ اور اب بھی اس فرقہ کی تباہی کے لئے کوشاں ہے۔ مگر یہ احمدی تحریک ہے کہ مٹنے کی بجائے زیادہ پھیلتی جاتی ہے۔ گذشتہ دنوں اس تحریک کے خلاف اخبار زمیندار لاہور اور اس کے مالک مولانا ظفر علی خان نے بہت زور لگایا۔ خود گرفتار ہو گئے۔ اور اخبار کی ضمانت کرا لی۔ مگر اس تحریک کو کوئی نقصان نہ پہنچا“

(اخبار گورو گھنٹال لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء)

(۲) ”آج سے پچاس برس پہلے خود مرزا غلام احمدؑ ہی کے متعلق کب یقین تھا۔ کہ ان کی متنبیانہ اسکیم کسی وقت جا کر کسی معمولی عقل والے انسان کے نزدیک بھی قابل اعتنا ہو سکے گی۔ لیکن آج دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کل ہم جن کو ذلیل اور بے وقعت سمجھ رہے تھے۔ وہ اس وقت اس قدر بلند اور آہستہ آہستہ اس قدر ترقی کر گئے ہیں۔ جن کے مقابلہ کے لئے اب ایک متفقہ قوت اور خاص توجہ کی ضرورت ہے“

(اخبار النجم لکھنؤ ۱۰ رمئی ۱۹۳۵ء)

مندرجہ بالا گواہی علیٰ دشمن کی شہادت ہے جو جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھ کر انگاروں پر لوٹ رہا ہے۔ جس کے سامنے اپنی اور اپنے ہم خیالوں کی ناکامیوں اور نامرادیوں کا بھیانک نقشہ ہو وہ یہی کچھ ہو سکتا ہے۔ جو ”النجم“ نے کہا ہے۔ وہ جماعت جو ”ذلیل اور بے وقعت“ سمجھے جانے کی حالت میں اسقدر ترقی کر سکتی ہے۔ اسے اسقدر بلند اور اسقدر ترقی کر لینے کے بعد کون مغلوب کر سکتا ہے یاد رکھنا چاہیئے۔ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اُسے بڑھنے سے روک سکے۔ الغرض احمدیت ایک زندہ طاقت ہے جو کامیاب ہو کر رہیگی اور اسکو مٹانے کا خیال دل میں لانے والے اس طرح جائینگے جس طرح پہلے الٰہی جماعتوں کے مخالف مٹتے رہے ہیں۔

درخواست دُعائے مغفرت

میری پیاری بیٹی فاطمہ ۳۱ رجولائی کو بمقام قلات۔ بلوچستان جوان عمر میں وفات پا گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے پیچھے تین لڑکیاں۔ تین لڑکے چھوڑ گئی ہے۔ بڑے لڑکے کی عمر ۱۱ سال اور سب سے چھوٹے بچے کی عمر پندرہ بیس یوم ہے۔ مرحومہ میری پلوٹھی بیٹی تھی۔ احمدیت کی تعلیم و تربیت کا ایک نمونہ تھی۔ جماعت کے محبت رکھنے والے بھائی بہنوں اور مرحوم کی سہیلیوں اور اپنی اہلیہ سے محبت رکھنے والی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اس کے کمسن بچوں کی خوش زندگی اور پرورش کے لئے دعا فرمائیں۔ اس کے عزیزہ خاوند عزیزم ڈاکٹر شاہ محمدؐ اور ہمارے لئے رضا و تسلیم پر قائم رہنے کے لئے دعا فرمائیں کہ انا بفراقھا لمحزونون

(دلفگار مصباح الدین مصباح منزل چنیوٹ)

حلقہ سول لائن لاہور کے احباب

حلقہ سول لائن لاہور چونکہ بڑا وسیع اور منتشر ہے جس کی تنظیم کے لئے جناب حافظ عبد السلام صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت مرکزیہ اور مجید احمدؐ صاحب مرکزی سیکرٹری مال اور چوہدری محمدؐ شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے اس حلقہ کے دوستوں سے درخواست ہے کہ بتاریخ ۶ ر اگست ۱۹۵۰ء بروز اتوار مغرب کی نماز رتن باغ میں ادا فرما کر تنظیم و تربیت کے بارے میں اپنی زریں رائے اور مفید مشورہ سے مستفیض فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ دعاگو عصمت اللہ خان ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ سول لائن لاہور

اخبار کی قیمت

جن احباب کی قیمت اخبار اگست ۱۹۵۰ء میں ختم ہو رہی ہے۔ ان کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ وی پی کا خرچ زائد برداشت کرنا پڑتا ہے اور بعض دفعہ وی پی کئی کئی ہفتہ بلکہ مہینے لیٹ ہو جاتا ہے۔ (مینیجر)

چندہ تعمیر مسجد ربوہ سو فیصدی وعدہ پورا کرنیوالے احباب

حوالدار کلرک برکت علی صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی -/۱
میاں رحمت بخش صاحب ولد نبی بخش صاحب صراف " -/۱۰
محمد ریاض صاحب " -/۱۰
عبدالغنی صاحب سب انسپکٹر تعلقات " -/۵
بابو بشیر احمد صاحب " -/۴
محمد بشیر صاحب " -/۴
خواجہ بشیر احمد صاحب " -/۵
" از طرف خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم " -/۱۰
شیخ نصیر الحق صاحب " -/-/۴
منیر احمد صاحب دہلوی " -/۱
ملک حمید علی صاحب " -/۱
مسٹر نصیر احمد صاحب تحلہ آریہ " -/۵
بشیر احمد صاحب پوسٹل کلرک " -/۱
بشیر احمد صاحب M.E.S " -/۲
ڈاکٹر عبد الحق صاحب " -/۱۰
مرزا محمد حسین صاحب " -/۲۱
چوہدری فقیر اللہ صاحب D.S.P " -/۲۱
مستری اللہ دین صاحب مرحوم از طرف اہلیہ صاحبہ " -/۵
کرنل عطاء اللہ صاحب -/۳۰
حکیم غلام حسین صاحب رشید " -/۱
مرزا بشیر احمد صاحب " -/۵
محمد ظفر کلیم " -/۱
ماسٹر خدا بخش صاحب " -/۳
رحمت اللہ صاحب " ۲/۴
فضل احمد صاحب " -/۵
اہلیہ صاحبہ " -/۱
محمد عبد اللطیف صاحب " -/۱
صوبیدار محمد سعید صاحب " -/-/۲۰
خان صاحب منشی برکت علی صاحب " -/۵
اہلیہ صاحبہ " -/۵
عزیزہ ناصرہ بیگم دختر مرزا محمد حسین صاحب " ۵/۰
راجہ عبد الرؤف صاحب " -/۵
شیخ نثار احمد صاحب از طرف شیخ فیض محمد صاحب مرحوم " -/۲
چوہدری اے محمد صاحب راولپنڈی -/۹
ملک عبد القادر صاحب آف کھارہ " ۱/۱۲
اہلیہ صاحبہ " ۱/۱۲
قریشی عبد الحی صاحب " -/۲
منشی رحمت خاں صاحب " -/۱
میاں محمد یحیٰ خان صاحب " -/۱
چوہدری فضل الٰہی صاحب کلرک " ۱/۸
صوبیدار محمد صالح صاحب " -/۵
ملک عبد الغنی صاحب اسٹیشن ماسٹر چکلالہ " -/-/۵۰

عبد اللہ چوہدری عبد الغنی صاحب معہ اہلیہ و بچگان جماعت احمدیہ راولپنڈی -/۱۵
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب " -/۵
شیخ محمد رمضان صاحب بھیروی " -/۲
سیٹھ محمد الدین صاحب " -/۲
میاں بشیر محمد صاحب اور جمہ " -/۵
" رفیع الدین صاحب " -/۱۰
محمد عبد اللہ صاحب پٹواری معہ اہلیہ و بچگان " -/۱۰
سید فیروز علی صاحب آگرہ والے (غیر احمدی) " -/۱
میاں محمود احمد صاحب " -/۴
قریشی عبد الغنی صاحب " -/۱۰
میاں شہاب الدین صاحب " -/۱
ملک عبد المنان صاحب ناہید " ۵/
اہلیہ صاحبہ " -/۵
ڈاکٹر کرم بخش صاحب " -/۱
چوہدری احمد جان صاحب " -/۱۰
مستری محمد اسمٰعیل صاحب " -/۵
حوالدار کلرک عبد المجیب خاں صاحب " -/۵
مقبول خانم صاحبہ بنت میاں محمد عالم صاحب " -/۱۰
ملک محمد الدین صاحب فرخ " -/۵
عبد الرحمٰن صاحب " -/۱
پیر اکبر علی صاحب مرحوم " -/۴
والدہ صاحبہ میجر چوہدری منظور احمد صاحب " -/۱۰
چوہدری رحمت علی صاحب ریلوے کلرک " ۲/
اہلیہ صاحبہ " -/۲
دختران " " -/۱
ڈاکٹر ایم۔ ایم قریشی صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی -/۱۵
صغریٰ فاطمہ بنت بابو فضل الدین صاحب مرحوم راولپنڈی -/۳
شیخ فضل حق صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی -/۵
میاں نذیر احمد صاحب G.H.Q " -/۴
چوہدری بدر الدین صاحب " -/۲
بابو الٰہ بخش صاحب پوسٹ ماسٹر " -/۵
والدہ صاحبہ " -/۵
بچہ " -/۲
میاں عبد الرشید صاحب ولد بابو الٰہ بخش صاحب " -/۵
" عبد اللطیف صاحب " -/۵
" عبد الباری صاحب " -/۵
" وجیہہ الدین صاحب " -/۵
" بشیر الدین صاحب " -/۵
حوالدار پیر نصیر الدین صاحب " -/۴

میاں نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی خود -/۵
اہلیہ صاحبہ -/-/۲
بچہ -/-/۱
قریشی محمد اسمٰعیل صاحب از طرف والدہ محترمہ -/-/۱
میاں رشید احمد صاحب " -/-/۲
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب " -/-/۲
چوہدری محمد داؤد صاحب " -/-/۲
بابو محمد شکور صاحب ڈیری فارم " -/-/۱۰
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ دختر مرزا احسن بیگ صاحب معرفت پیر صلاح الدین صاحب راولپنڈی -/-/۵۰۰
محترمہ نذیر خانم صاحبہ اہلیہ منشی رحمت خاں صاحب راولپنڈی -/-/۵
صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب " -/-/۱۰
ملک محمد عالم صاحب -/۲/۶
بابو انشاء اللہ خاں۔ آڈیٹر ملٹری اکونٹس راولپنڈی -/-/۱
محمد حسین صاحب حلقہ ۲ " -/-/۲
شفیق احمد صاحب راولپنڈی -/-/۱
جمعدار صوفی رحیم بخش صاحب زیروی " -/-/۱۱

بابو بلال الرحمٰن صاحب، پنشنر راولپنڈی -/-/۱
سلطان صلاح الدین صاحب پسر ڈاکٹر گوہر الدین صاحب M.B.R -/-/۲۱
شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو آفیسر انجینئرنگ مری ضلع راولپنڈی -/-/۱۰
بیگم صاحبہ میاں محمد حیات صاحب انجینئر راولپنڈی -/-/۱۰۰
لفٹنٹ نور الدین صاحب مری روڈ راولپنڈی -/-/۱۰۰

درخواست دعا

میری بیوی پر اچانک فالج کا سخت حملہ ہوا ہے۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے لیکن کوئی افاقہ کی صورت نہیں ہے۔ جملہ احباب احمدیہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار شیخ مبارک علی قریشی احمدی مکان ۶۳ زائن گلی امیر علی شاہ روڈ گوالمنڈی لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

منیجر اشتہارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

حبّ بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی اس کے لئے مفید ہیں۔ قیمت پانچ روپے

منیجر شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) ٹرنک بازار سیالکوٹ

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

حمل کا گر جانا بچہ پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا۔ سبز سفید دست قے پیچش۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے۔ زہرباد خسرہ۔ مبارکی۔ بخار محرقہ۔ درد پسلی۔ نمونیہ ان سب کے لئے حب اٹھرا اکسیر ہے۔ ان چالیس سالہ مجرب گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ ہزاروں بے چراغ گھر اس وقت خوبصورت بچوں سے روشن ہیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست پیدا ہو کر والدین کے لئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ یکمشت منگانے پر تیرہ روپے بارہ آنے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

محلول مانع اسقاط -/-/۶ روپے اگر اسقاط حمل کا خطرہ ہو تو اس کے استعمال سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفاعی سرگرمیوں میں تمام اتحادی ممالک کو سرگرم حصہ لینا چاہئیے

امریکہ کے وزیر خارجہ کی تقریر

واشنگٹن ۵ اگست - کل کانگرس کی ایک دفاعی سب کمیٹی کے روبرو بیان دیتے ہوئے امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے کہا کہ ضرورت اس وقت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی دفاعی سرگرمیوں کی نہ صرف رفتار کو انتہائی درجہ تیز کر دیں بلکہ اپنی کوششوں کے حجم میں بھی غیر معمولی اضافہ کر دیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو آزادی کی تربت پر آنے والی نسلیں صرف یہ کتبہ پڑھ سکیں گی۔ اس کے بچاؤ کے لئے بہت کم خرچ کیا گیا اور جو کچھ کیا گیا وہ بہت دیر سے

مسٹر ایچی سن نے کہا جنوبی کوریا پر اشتراکیوں کے جارحانہ اقدام سے ایک تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ آزاد دنیا کو اپنی سلامتی کے لئے اپنی طاقت کو بہ عجلت تمام بڑھانا چاہیئے اور بہت کافی بڑھانا چاہیئے۔ دوسری یہ کہ بین الاقوامی اشتراکیت اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے نہ صرف پروپیگنڈا اور تخریبی کارروائیوں کے حربے استعمال کرتی ہے بلکہ وقت مناسب ہو تو وہ مسلح حملوں سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ ان حالات میں عسکری عدم تیاری فی الحقیقت اشتراکیت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس کے برعکس قیام امن کا پہلا اور آخری سہارا بس یہ ہے کہ جارحانہ اقدامات کا ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منہ توڑ مقابلہ کیا جائے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ آزاد دنیا مجموعی طور پر اس سلسلے میں کیا کچھ کرنے کے لئے تیار ہے۔ نہ صرف یہ کہ امریکہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر ایچی سن نے مزید کہا کہ شمالی اوقیانوس کے میثاق پر دستخط کرنے والی اقوام کی دفاعی تجویزیں ابھی پوری طرح طے بھی نہیں ہوئی ہیں۔ اگرچہ ان اقوام کے پیش نظر جو کام ہے اس کی اہمیت اور وسعت سے وہ بے خبر ہیں مگر یہ کام صرف امریکہ کے کرنے ہی کا نہیں ہے۔ اسے خوش اسلوبی سے انجام دینے کی ذمہ داریاں دوسرے ممالک پر بھی ہیں

وزیر خارجہ نے یونان۔ ترکی۔ ایران۔ فلپائن اور دوسرے ممالک کو فوجی امداد دینے کی ضرورتوں پر روشنی ڈالی اور آزاد دنیا کے وسائل کا جائزہ لیا اور کہا کہ . . . .

. . . . . . کہ امریکی مالی امداد سے کس حد تک ان وسائل سے کام لیا جا سکتا ہے اور کہا کہ کانگرس سے جو مطالبہ اس امداد میں آزادی کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد مزید یہ ہے کہ جنگی ضرورتوں کی اشیا بعجلت تیار ہو سکیں بلکہ ان اشیاء کا حسب ضرورت ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچانے کا بھی بندوبست ہو سکے گا۔

ملک نصر اللہ خاں عزیز ایڈیٹر تسنیم گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۴ اگست - حکومت پنجاب نے آج جماعت اسلامی کے آرگن روزنامہ تسنیم کے ایڈیٹر ملک نصر اللہ خاں عزیز کو پنجاب سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کے تحت گرفتار کر لیا ہے اور آپ پر ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مدیر مذکور کی گرفتاری ایک اداریہ کی بنا پر عمل میں آئی جس میں آپ نے حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری پر توہین آمیز اور شخصی حملے کئے تھے اور بیان کیا تھا کہ آپ نے اے آر پی کے نظام کے تحت ایک امیدوار کو بطور ڈرائیور ملازم رکھنے سے بدیں وجہ انکار کر دیا تھا کہ ڈرائیور داڑھی والا تھا۔

آج حکومت پنجاب کے ایک اعلامیہ میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ ہوا سے آدمی کی ملازمت کا سوال نہ تھا۔ نہ ہی ایسی کوئی آسامی خالی تھی بلکہ افسر مذکور کو ایک پرائیویٹ ڈرائیور کی ضرورت تھی جسے آپ نے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے امیدواروں میں سے منتخب کر لیا اور آپ نے کسی داڑھی والے شخص کے متعلق وہ الفاظ نہیں کہے جو روزنامہ مذکور نے آپ سے منسوب کئے ہیں

مولانا نصر اللہ خاں عزیز کی گرفتاری کے بعد روزنامہ تسنیم کے منتظمین نے اعلان کیا کہ ہفتہ کے روز تسنیم بطور احتجاج شائع نہیں ہو گا۔

سید قاسم رضوی کا مقدمہ

حیدر آباد دکن ۵ اگست آج جب شعیب اللہ کے قتل کے الزام میں سید قاسم رضوی اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی تو اس میں سید قاسم رضوی نے بحث میں حصہ نہ لیا۔ مسٹر داؤد خاں جو ملزم نمبر ۲ اور نمبر ۴ عبد المنعم اور محسن رضا کے وکیل ہیں نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ سلطانی گواہ کا اعترافی بیان کسی لحاظ سے بھی درست نہیں کیونکہ وہ ضابطہ فوجداری حیدر آباد کے مطابق ٹھیک نہیں آپ نے فرمایا کہ اس ضابطہ میں صاف لکھا ہوا ہے جب معاملہ زیر تفتیش ہو ملزم کا بیان ہم

غیر ملکی فوجوں کو کوریا سے نکلنے کا حکم دیدیا جائے - روس کی نئی قرارداد

لیک سکیس ۴ اگست آج سکیورٹی کونسل میں روس نے یہ تجویز پیش کی کہ کوریا میں جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا جائے اور تمام امریکی فوجوں کو واپس بلا لیا جائے۔ یہ تجویز سکیورٹی کونسل کے روسی صدر مسٹر یعقوب ملک کی طرف سے پیش کی گئی۔ جس کے پیش کردہ ایجنڈے کو کل رات مسترد کر دیا گیا تھا۔ امریکی قرارداد کو بطور ایجنڈا منظور کرنے کے فوراً بعد مسٹر ملک یعقوب نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ کوریا کے مسئلہ پر بحث میں حصہ لینے کے لئے سکیورٹی کونسل میں لیونسٹ چین کے نمائندے کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ شمالی کوریا کو اس امر کی اجازت ہو کہ وہ اپنا نقطہ نظر کی وضاحت سکیورٹی کونسل میں کر سکیں۔ علاوہ ازیں جنگ کو بند کر دیا جائے اور جس قدر غیر ملکی فوجیں کوریا میں ہیں انہیں۔ انہیں کوریا سے نکل جانے کا حکم دیدیا جائے۔ ڈاکٹر ٹی الیف سیانگ نے روس کی اس تجویز پر فوراً اعتراض کیا کہ کمیونسٹ چین کے نمائندے کو کوریا کی بحث میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے

مسٹر یعقوب ملک نے اپنی تجویز کی نقول ارکان میں تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ دونوں پارٹیوں کو جن کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے۔ سکیورٹی کونسل میں پیش ہو کر اپنا نقطہ نظر واضح کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اسلئے انہیں بھی دعوت دینی چاہیئے یہ از حد ضروری ہے

روس ڈیلی گیٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شمالی کوریا کا نمائندہ اس اجلاس میں ضرور شریک ہونا چاہیئے کیونکہ سکیورٹی کونسل کسی ایک پارٹی کی نمائندہ نہیں بلکہ تمام ملکوں کی نمائندہ ہے۔ علاوہ ازیں یہ مسئلہ جنگ اور امن کا مسئلہ ہے

نزدیک و دور سے

واشنگٹن ۴ اگست جارحانہ اقدامات کے خطرہ کے خلاف یورپ کی دفاع کی طیاری کے سلسلے میں برطانیہ اور فرانس میں ۱۶۰۰ جیٹ لڑاکا طیارے متعین کئے جانے والے ہیں (اسٹار)

دمشق ۴ اگست - معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی حکومت اپنے ایک تازہ فیصلے کے مطابق شامی حکومت کی درخواست کے پیش نظر وہ اپنی فوجیں خط صلح سے پیچھے ہٹا لے گی (سٹار)

بغداد ۴ اگست:- عراقی ڈیموکریٹک پارٹی کے نائب صدر نے ایک انٹرویو میں کہا۔ اقوام متحدہ کے ناکامی کی وجہ سامراجی اقتدار ہے جس نے اسے دو بلاکوں میں تقسیم کر دیا ہے (سٹار)

قاہرہ ۴ اگست واشنگٹن کے مصری سفارتخانے کی ایک اطلاع کے مطابق امریکی حلقے مشرق وسطی کو اسلحہ مہیا کرنے کی پالیسی پر اس طرح کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں جس کی رو سے مصر اور اسرائیل کو مساوی تعداد میں اسلحہ مہیا کیا جا سکے۔

کراچی - ۴ اگست میر قادر بخش کی سرکردگی میں ایک وفد نے چوہدری خلیق الزمان سے مل کر اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ قاضی عیسیٰ کے خلاف الزامات کی فوری تحقیقات کی جائے۔ اور بلوچستان لیگ کے آئندہ انتخابات کی نگرانی مرکز کرے۔

بھارت پارلیمنٹ نے حکومت کی کوریا کے متعلق پالیسی کی منظوری دے دی

نئی دہلی ۴ اگست - آج ہندوستانی پارلیمنٹ نے کوریا کے متعلق ہندوستانی حکومت کی پالیسی کو منظور کر لیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے جو قرارداد پیش کی تھی اس پر اچھی خاصی گرما گرم بحث ہوئی بالآخر یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ آج کی بحث میں سب سے زیادہ مخالفت ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے کی۔ وزیر اعظم کی پالیسی کے حق میں ڈاکٹر راجگوپال آچاریہ نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس کا خیر مقدم تالیوں سے کیا گیا۔

وزیر اعظم نے دو روزہ بحث کا جواب دیتے ہوئے ان نکتہ چینیوں کو خاموش کر دیا۔ جنہوں نے مارشل سٹالین اور ڈین ایچی سن کو پنڈت نہرو کے خط کو روس کو خوش کرنے کی پالیسی قرار دیا تھا۔ آپ نے انہیں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ ہندوستان کی اس پالیسی کو خوشامدانہ قرار دیتے ہیں۔ مجھے ان کے علم و فہم پر تعجب ہوتا ہے آپ نے کہا۔ کہ مہاتما گاندھی کی قیادت میں ہندوستان جب وہ ایک بہت بڑی سامراجی طاقت سے مصروف پیکار تھا۔ اس نے یہ سیکھا کہ اصولوں کو قربان کرکے سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ کیا ہم ایک رات میں تبدیل ہو گئے ہیں --- آپ نے کہا بعض نکتہ چینیوں نے کہا ہے کہ ہندوستان نے کوریا کی حمایت کرکے غیر جانبداری کو ترک دیا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ ہندوستان کبھی غیر جانبدار نہ تھا۔ ہم اس طرف یا اس طرف اپنی پالیسی کے مطابق عمل کرتے ہیں اور فیصلہ مسئلہ کی اہمیت کے مطابق کرتے ہیں ہم کبھی بھی غیر جانبدار نہیں اور نہ ہی دنیاوی امور سے بے تعلق ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے ڈاکٹر مکرجی کے اس بیان کا جواب دیتے ہوئے کہ ہندوستان مغربی طاقتوں سے صاف لفظوں میں کہدے کہ کوریا سے الگ ہو جاؤ۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی قسمت کا مالک نہیں اور نہ ہی کسی طاقت سے کہہ سکتا ہے کہ وہ کوریا کے مسئلہ سے الگ ہیں۔ ایسی باتیں تو نوابزادوں کو بھی زیب دیتی ہیں۔

... قلم بند نہیں کیا جا سکتا۔